© rasailojaraid.com

تبصرے

تلبیسِ ابلیس (اُردو ترجمہ)

اصل کتاب عربی میں ہے، جس کے مُصنّف حافظ عبدالرحمٰن ابن الجوزی البغدادی متوفی ۵۹۷ھ ہیں۔ اس کا اُردو ترجمہ مولانا عبدالحق اعظم گڑھی نے کیا ہے۔ "تلبیسِ ابلیس" میں مصنّف علاّم نے اپنے زمانے کے تمام طبقوں کا ذکر کیا ہے، جو ابلیس کے فریب میں آکر راہِ ہدایت سے منحرف ہو گئے ہیں اور اس طرح خود بھی گمراہ ہوئے اور اللہ کی دوسری مخلوق کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

امام جوزی بغداد کے آخری دَور کی شخصیت ہیں۔ اُن کی وفات سے کوئی ۶۰ برس بعد ہلاکو اپنے تاتاری لشکر کے ساتھ بغداد پر حملہ آور ہوا، اور اُس نے بغداد کو جو پانچ سو سال سے دنیائے اسلام کا سب سے بڑا سیاسی، علمی، دینی، فکری اور ثقافتی مرکز چلا آرہا تھا، جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ جس سے اسلامی تہذیب کو وہ صدمہ پہنچا کہ اُس سے وہ اب تک سنبھل نہیں سکی۔

امام جوزی کے عہد کے بغداد کی دینی و اخلاقی تصویر اُن کی اس کتاب میں پوری طرح آگئی ہے۔ اور وہ اس لیے کہ امام موصوف نہ صرف ایک بہت بڑے عالم اور کثیر التعداد کتابوں کے مصنف تھے۔ بلکہ بغداد کے ہر دلعزیز ترین واعظ بھی تھے، جن کے وعظ میں ایک ایک لاکھ آدمی آتے تھے۔ وہ بدعات ومنکرات کی تردید اور عقائد صحیحہ اور سنت کے اثبات پر اپنے وعظوں میں بہت زور دیتے تھے۔ خود اُنھوں نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے وعظ کہا تو تقریباً دو سَو آدمی اس مجلس میں تائب ہوئے اور اُن میں سے ایک سَو بیس کی بیروں کے نام کی چوٹیاں کاٹی گئیں۔

امام جوزی صحیح معنوں میں اُس دَور کے راسخ العقیدہ عالم تھے۔ اور اُن کی راسخ العقیدگی کا یہ عالم تھا کہ جہاں وہ خوارج، روافض، معتزلہ، قدریہ، جبریہ اور باطنیہ وغیرہ کو تلبیسِ ابلیس کا نشانہ ثابت کرتے ہیں اور ابن سینا اور دوسرے مسلمان فلسفیوں کو بھی اسی زمرے میں شمار کرتے ہیں، وہاں وہ صوفیہ کو بھی معاف نہیں کرتے۔ اور اس سلسلے میں امام غزالی پر سخت تنقید کرتے ہیں۔

کتاب کے دسویں باب کا عنوان ہے: "صوفیوں پر تلبیس ابلیس کا بیان"، اس میں امام جوزی نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے تو تصوف کی تاریخ بیان کی ہے - اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں کہ شروع میں ہر برے خلق سے نکلنا اور نیک خلق میں داخل ہونا تصوف تھا - جنید نے تصوف کی یہی تعریف کی - ادہمؒ کہتے تھے کہ کل مخلوق تو رسوم پر بیٹھی رہی اور گروہِ صوفیہ حقائق تک پہنچا - سب مخلوق نے اپنے نفس سے ظواہر شرع کی دوستی چاہی اور گروہِ صوفیہ نے اپنے نفس سے حقیقتِ تقویٰ اور مداومتِ صدق چاہی - اوائل میں صوفیہ کا یہی حال تھا - پھر ابلیس نے اُن پر چند چیزوں میں تلبیس کی یعنی انھیں فریب دیا - پھر اُن کے بعد والوں پر اُس نے تلبیس کی - اسی طرح جب کوئی زمانہ گزرا تو دوسرے زمانے والوں پر ابلیس کی طمع بڑھی اور اُس نے تلبیس زیادہ کی، یہاں تک کہ متاخرین پر اُس نے پورا قابو حاصل کر لیا . . . .

امام جوزی، نے اہلِ تصنیف صوفیہ کی کتابوں پر بھی تنقید کی ہے - وہ لکھتے ہیں - ابونصر سراج کی کتاب 'اللمع' میں بڑے عقیدے ہیں - ابو طالب مکی نے "قوت القلوب" میں باطل حدیثیں جمع کر دی ہیں - امام غزالی کے بارے میں لکھا ہے :-

> "ابو حامد غزالی نے آکر قوم صوفیہ کے طریقے پر کتاب احیاء العلوم تصنیف کی اور اُس کو باطل حدیثوں سے بھر دیا، جن کا بطلان وہ خود نہیں جانتے - انھوں نے علم مکاشفہ میں گفتگو کی اور قانونِ فقہ سے باہر ہو گئے - اس میں لکھا ہے کہ وہ ستارہ، سورج اور چاند جن کو حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا، اُن سے مراد انوار ہیں، جو اللہ عز و جل کے حجاب ہیں - یہ مشہور چاند، سورج، ستارے مراد نہیں، غزالی کا یہ کلام باطنیہ کے کلام کی قسم سے ہے . . . ."

کتاب کا نصف حصہ صوفیہ کے بارے میں ہے - اس میں امام جوزی نے اُن کی ایک ایک چیز کو لیا ہے کہ کس طرح ابلیس نے اس میں انھیں فریب دیا ہے - صوفیہ کے لباس کے معاملے میں ابلیس کی کارستانی یہ ہے :-

"ہمارے زمانے کے صوفیہ کی یہ حالت ہے کہ دو یا تین کپڑے مختلف رنگ کے لیتے ہیں اور اُن کو پھاڑ کر جوڑتے ہیں - لہٰذا اُن کے لباس میں دو وصف جمع ہو جاتے ہیں شہوت بھی اور شہرت بھی - کیونکہ ایسے پیوند لگے لباس کا پہننا اکثر مخلوق کے نزدیک دیباج سے بھی مرغوب تر ہے اور ایسے لباس والا مشہور ہو جاتا ہے کہ زاہدوں میں سے ہے . . . . یہ کم بخت اتنا نہیں جانتے کہ تصوف صورتاً نہیں ہوتا، بلکہ معناً ہوتا ہے اور اُن کو نہ صورتاً تصوف سے نسبت ہے، نہ معناً - صورتاً تو اس لیے نہیں کہ متقدمین ضرورتاً پیوند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لگاتے تھے اور پیوند لگے لباس سے زینت نہ چاہتے تھے۔ اور معناً اس لیے نہیں کہ وہ بزرگوار اہلِ ریاضت واہلِ زہد تھے۔"

قدیم صوفیہ بعض چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ کئی کئی ماہ کے روزے رکھتے تھے۔ امام غزالی نے نقل کیا ہے کہ ابو یزید نے کہا میں نے اپنے نفس کو خدا کی طرف بلایا۔ وہ کچھ کسمسایا، اس بات پر میں نے عہد کیا کہ سال بھر تک نہ پانی پیوں گا نہ سوؤں گا۔ میں نے اس عہد کو پورا کیا۔ امام جوزی صوفیہ کے یہ معمولات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔ افعال مذکورہ کی بابت صوفیہ کو شیطان نے فریب دیا۔

مصنّف علام نے "سماع و رقص کے بارے میں صوفیہ پر تلبیسِ ابلیس کا بیان" بڑی تفصیل سے کیا ہے۔ اُن کی تائید میں اور اُن کے خلاف روایات اور اقوال نقل کرنے کے بعد آخر میں ہر دو کے ممنوع ہونے کا فیصلہ دیتے ہیں۔ امام جوزی حنبلی ہیں۔ اور اُن کے نزدیک فقہائے حنابلہ کا قول یہ ہے کہ مغنی اور رقاص کی شہادت قبول نہیں ہوگی۔ مصنف کے زمانے میں صوفیہ اپنے اُوپر وجد و جذب کی کیفیات بھی طاری کیا کرتے تھے۔ امام جوزی نے ان کو بھی مذموم قرار دیا ہے۔ صوفیہ حالتِ وجد میں بعض دفعہ اپنا خرقہ اتار پھینکتے، جسے اُن کے مرید ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیتے۔ مصنّف نے اس فعل کو شرعاً ناجائز بتایا ہے۔ اس سلسلے میں وہ امام غزالی پر بہت برسے ہیں۔ جو اس فعل کو شرعاً جائز کہتے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں:۔

"پھر ان دونوں شیخوں میں سے زیادہ تعجب ابو حامد طوسی (غزالی) پر ہے، وہ کہتے ہیں کہ صوفیہ کا کپڑوں کا پارہ پارہ کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مربع ٹکڑے پھاڑے جائیں ... میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ مذہبِ تصوّف کی محبت میں اس کو اصولِ فقہ اور مذہب شافعی سے کیسا مسلوب الحواس کر دیا .... شیطان اگر جہال صوفیہ کو فریب میں لے آئے تو کچھ تعجب نہیں، تعجب تو اُن عالموں پر ہے جنھوں نے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے علم کو چھوڑ کر صوفیا کی بدعتیں اختیار کی ہیں۔"

یہ جو صوفیہ تصوّف کا دعوی کرتے اور مال و اسباب فراہم کرنے سے احتراز کرتے ہیں مصنف نے اسے بھی تلبیسِ ابلیس بتایا ہے۔ فرماتے ہیں ترکِ اسباب ابلیس کی تلبیس و فریب ہے اور جس نے یہ سمجھا کہ توکل کسب کے خلاف ہے، وہ ابلیس کے فریب میں آ گیا، جس نے یہ گمان کیا کہ کسب کا چھوڑنا اور عمل کے جوارح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو معطل کرنا توکّل ہے، وہ توکّل کے معنی نہیں سمجھا!

اس کے بعد امام جوزی نے انبیا اور صالحین کے نام گنائے ہیں، جو اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے مثلاً لکھتے ہیں :۔ حضرت آدمؑ کاشتکار تھے، حضرت نوحؑ اور حضرت زکریاؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے حضرت ادریس کپڑے سیتے تھے..... ہمارے نبی صلعم نے فرمایا کہ مَیں مکّہ والوں کی بکریاں چند قیراط پر چراتا تھا..... حضرت ابوبکر، عثمان، عبدالرحمٰن اور طلحہ کپڑے بیچتے تھے۔....

صوفیہ سے بہت سی کرامات منسوب کی جاتی ہیں۔ مصنف نے بتایا ہے کہ کرامت کے مشابہ کیفیت کو دین سمجھنا بھی تلبیسِ ابلیس ہی سے ہے۔ چنانچہ اہل عقل نے یہ جان کر کہ ابلیس کی فریب دہی بہت سخت ہے۔ اُن چیزوں سے پرہیز کیا جو بظاہر کرامت معلوم ہوتی ہیں۔ اس خوف سے کہ کہیں یہ بھی اس کا فریب نہ ہو۔ امام جوزی کے زمانے میں کراماتِ صوفیہ کے عجیب و غریب قصّے مشہور تھے۔ موصوف نے اُن کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ اکثر اُمورِ اتفاقیہ کو کرامات سمجھ لیا جاتا ہے۔

مصنف علام نے اُن تمام مذہبی فرقوں کا ذکر کیا ہے جو اُن کے عہد میں یا اُن سے پہلے مسلمانوں کے تھے، اور اُن میں ابلیس کی فریب دہی سے جو گمراہیاں پھیلی، اُن کی نشان دہی کی ہے۔ اسی طرح مصنف نے سوفسطائیوں، دہریوں، اہل طبیعیات، فلاسفہ اور زرتشت کے ماننے والوں وغیرہ کی بھی گمراہیاں گنائی ہیں۔ اور نیز قاری، محدث، مفتی، اصحابِ ادب و لغت، کامل عالم، والیانِ ملک اور سلاطین نیز زاہد و عابد کس طرح ابلیس کے دامِ فریب میں آجاتے ہیں، اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ علمائے کاملین پر ابلیس کی تلبیس کئی طرح ہوتی ہے۔ بقول مصنف تلبیس کا ایک طریقہ یہ ہوتا ہے :

"کبھی ابلیس ان لوگوں کے اندر عجیب شبہے ڈالتا ہے، کہتا ہے کہ تمھارا سرداری چاہنا کچھ تکبر نہیں ہے۔ کیونکہ تم لوگ شرع کے نائب ہو۔ کیونکہ تم شرع کے اعزاز کے طلب گار ہو اور تم ہی سے بدعت کی بنیاد سست ہوتی ہے اور حاسدوں پر تمھاری زبان درازی حقیقت میں شرع کے واسطے غصہ ہوتا ہے"...

امام جوزی حنبلی ہیں، اور حنبلی راسخ العقیدگی میں بڑے متشدد ہوتے ہیں۔ وہ دینی اُمور میں عقل کی رائے زنی کو برداشت نہیں کرتے۔ اسی لیے اس کتاب میں امام جوزی نے علم الکلام تک کی بھی مذمت کی ہے لیکن وہ اندھی تقلید کے حق میں نہیں ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں :۔

"ابلیس نے جس طرح احمقوں کو قابو میں لاکر محض تقلید کی گرداب میں ڈبویا اور جانوروں کی طرح اُن کو اُن کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متبوع کے پیچھے ہانک لے گیا۔ اسی طرح جن لوگوں میں اُس نے کچھ ذہن کی تیزی دیکھی .... اُن میں سے بعض کو اُس نے سمجھایا کہ محض تقلید پر جم جانا قبیح ہے ...... اس کے بعد اُنھوں نے تیزیٔ ذہن کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا ہے۔

امام جوزی بہت بڑے عالم ہیں۔ ان کی تصنیفات کی تعداد ۳۶۲ بتائی گئی ہے، ان تصنیفات کے نام بھی زیرِ نظر کتاب کے مقدمے میں دیئے گئے ہیں۔ امام صاحب نے یہ کتاب بقول اُن کے ابلیس کی مکاریوں سے ڈرانے کے لیے لکھی ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا، امام صاحب حنبلی ہیں اور کافی متشدد ہیں۔ لیکن اس کتاب میں اُنھوں نے نفسانی خواہشات و ترغیبات کی وسیسہ کاریوں کو جس طرح بے نقاب کیا ہے اور اپنے عہد کی مذہبی و اخلاقی زندگی کی جتنی اچھی تصویر پیش کی ہے۔ ان ہر دو چیزوں نے اس کتاب کو ایک خاص اہمیت دے دی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ناشرین نے یہ کتاب چھاپ کر ایک قابلِ تعریف دینی خدمت کی ہے ۔ کتاب کی ضخامت ۴۶۸ صفحات ہے، مجلد ہے۔ **قیمت : ۱۲ روپے**

ملنے کا پتہ: نور محمد کارخانۂ تجارتِ کتب، آرام باغ، کراچی۔

امام ابو حنیفہؒ اور اُن کے ناقدین

ایک عرصہ ہوا، مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی مرحوم نے خطیب بغدادی کی مشہور و معروف "تاریخِ بغداد" سے امام ابو حنیفہؒ اور اُن کے دو ساتھیوں امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی کے حالات اقتباس کر کے مدون کیے تھے۔ اب نور محمد کارخانۂ تجارت کتب نے مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کی ترتیب و تحشیہ کے ساتھ انھیں بڑے اہتمام سے دوبارہ شائع کیا ہے اور اضافہ یہ کیا ہے کہ ایک تو خطیب بغدادی کا اصل عربی متن اس میں شامل کیا گیا ہے اور دوسرے مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی کے انتقال پر مولانا سید سلیمان ندوی نے اُن پر جو تعزیتی مضمون لکھا تھا، وہ بھی زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔

خطیب بغدادی کا سنِ پیدائش ۳۹۲ھ ہے۔ انھوں نے تاریخِ بغداد چودہ جلدوں میں لکھی ہے؛ جو اب ۶۴۱۱ صفحات میں چھپی ہے۔ اس میں ۴۶۳ھ تک کے بغداد کے حالات آ گئے ہیں۔ اس سلسلے میں مصنف نے ۷۸۳۱ مشاہیر رجال کا تذکرہ کیا ہے۔ موصوف نے جن مشاہیر کے حالات لکھے ہیں، اُن کے بارے

© rasailojaraid.com